حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیق کرتے ہوئے کہتے ہیں: (اگر میں اگلے برس تک باقی رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا) نبی ﷺ نے جو نو محرم کے روزہ کا ارادہ اور قصد کیا اس کے معنی میں احتمال ہے کہ صرف نو پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ دس کا بھی اضافہ کیا جائے گا، یا تو اس کی احتیاط کے لیے یا پھر یہود و نصاریٰ کی مخالفت کی وجہ سے اور یہی راجح ہے جو مسلم کی بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے {فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج۴ص۲۴۵}...

تنبیه : کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ عاشورہ کے روزے کے ساتھ نو تاریخ کا روزہ ملانا ضروری نہیں بلکہ گیارہ تاریخ کو بھی رکھا جا سکتا ہے (یعنی (۱۰) اور (۱۱) کا روزہ اور ان کی دلیل یہ روایت ہے: یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو (لہذ) ا ایک دن پہلے یا بعد کا (بھی) روزہ رکھو {مسند الامام أحمد بن حنبل ج ١ ص ٢٤١ ح ٢١٤٥، و صحیح ابن خزیمة ج ٢ص ١٠٠٦ ح ٢٠٩٥، والسنن الکبری البیهقی: ج ٤ ص ٢٨٧ ح ٨٤٠٥}... لیکن یہ روایت داؤد بن علی کی وجہ سے ضعیف ہے:

علامہ شوکانی (م۱۲۵۰ھ) نے (روایة أحمد هذه ضعیفة منکرة من طریق داود بن علی) کہا ہے {نیل الاوطار: ج۴ص۲۸۳}.. شیخ الالبانی (م۱۴۲۰ھ) نے (و هذا اسناد ضعیف) کہا ہے {سلسلة الأحادیث الضعیفة و الموضوعة وأثرها السیئی فی الامة: ج ٩ ص ٢٨٨ ح ٤٢٩٧}. شیخ شعیب الارنووط (م۱۴۳۸ھ) نے (اسناده ضعیف) کہا ہے (مسند الامام أحمد بن حنبل بتحقیق ج٤ ص ٥٢ ح ٢١٤٥). اور الدکتور ماھر یاسین الفحل نے بھی (اسناد ضعیف) کہا ہے (صحیح ابن خزیمة بتحقیق ج۳ص۵۰۶ ح۲۰۹۵) لہذا اس روایت سے دس (۱۰) اور گیارہ (۱۱) محرم کو روزہ رکھنے کا استدلال درست نہیں ہے۔

خلاصه : عاشورہ کا روزہ دس محرم کو ہوتا ہے اور اس کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھ کر یہودیوں کی مخالفت کرنا چاہیے، یعنی محرم کی نو اور دس تاریخ کو روزہ رکھنا چاہیے.

ماہ محرم کے بدعات و خرافات: جوں ہی محرم کے مہینے کی ابتدا ہوتی ہے امت کا ایک طبقہ عجیب و غریب بدعات و رسومات میں ملوث نظر آتا ہے، اس مہینہ میں بہت ساری خرابیاں اور جاہلیت کے رسومات دیکھنے میں نظر آتی ہے، جیسے سیاہ کپڑے پہننا تعزیہ کا جلوس نکالنا، محرم کے مہینے میں شادی بیاہ نہ کرنا، شربتیں تقسیم کرنا، سوگ منانا وغیرہ، اسلام میں ان سب کا تعلق دور دور تک بھی نہیں ہے بلکہ یہ بدعات وخرافات شیعہ وروافض جیسے گمراہ فرقوں نے ایجاد کیا اور ان رسومات کو اپنے آپ کو اہل سنت کہلوانے والے گروہ نے اپنا لیا، اور یہ فرقہ بھی دس محرم کے دن سڑکوں پر شربتیں تقسیم کرتا ہوا نظر آتا ہے حلانکہ اس دن رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روزہ رہا کرتے تھے، اور اسی طرح کتنی ناانصافی کی بات ہے جس محرم کے مہینے کو رسول اللہ ﷺ (شهر الله) یعنی اللہ کا مہینا کہے، اسی مہینے کو یہ جاہل لوگ منحوس مہینہ یا غم کا مہینہ کہتے ہیں۔ اللہ کے کوئی مہینہ منحوس نہیں ہوتا، اور رہی بات غم کا مہینہ کی تو اس کی نسبت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کی جاتی ہے،

حلانکہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے بہت پہلے ہی اللہ نے اس مہینے کو احترام و ادب والا بنایا ہے. اس مہینہ میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی سیاہ لباس پہن کر سوگ مناتی ہے، اس مہینے میں شادی بیاہ کرنے سے رکے رہتی ہے، حلانکہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید ہوئے صدیاں بیت گئی لہذا اب ان کا سوگ منانا کسی مومنہ عورت کیلئے قطعاً جائز نہیں ہے۔ غم کے نام پر سیاہ لباس پہن کر سڑکوں پر نکلنا اور لوگوں کو اس دن شربتیں تقسیم کرنا، جس دن رسول اللہ ﷺ روزہ رہتے تھے، سراسر شیعہ وروافض کی نقالی ہے، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے علاوہ عثمان بن عفان، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم اور بھی بے شمار صحابہ کرام شہید ہوئے اور بے شمار صحابہ کرام اس وقت زندہ تھے کسی نے بھی نہ سیاہ لباس حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر پہنا اور نہ ہی کسی اور صحابی کی شہادت پر وہ تمام کام کئے جو آج کچھ لوگ دین سمجھ کر کر رہے ہیں۔ انہی جاہیلت کے رسومات میں سے ماتم و نوحہ کرنا ہے، اس کی بابت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (لیس منا من ضرب الخدود، وشق الجیوب، ودعا بدعوی الجاهلیة) وہ شخص ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں جس نے رخسار پیٹے، گریبان چاک کئے اور دور جاہیلت کے بین کئے (صحیح البخاری ح۱۲۹۷) اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (أربع فی أمتی من أمر الجاهلیة، لا یترکونهن: الفخر فی الأحساب، والطعن فی الأنساب، والا ستسقاء بالنجوم، والنیاحة) میری اُمت میں چا (۴) کام جاہلیت والے ہوں گے جن کو کچھ لوگ نہیں چھوڑیں گے (۱) حسب و نسب میں فخر، (۲) نسب میں طعن و عیب (۳) ستاروں کے ذریعہ بارش طلب کرنا (۴) نوحہ کرنا (صحیح مسلم ح۹۳۴ نسخہ دار السلام ح۲۱۶۰) اس لئے ماتمِ حسین و تعزیہ داری کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اس احترام والے مہینے میں جاہل لوگ جتنے بھی رسومات ایجاد کر لے ان کی حیثیت کچھ بھی نہیں بلکہ ان تمام جاہلانہ رسومات کے باریں میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایائ (ألا کل شیء من أمر الجاهلیة تحت قدمیی موضوع) خبردار! جاہلیت کے ہر کام میرے دونوں قدموں کے نیچے روندھی ہوئی ہے (صحیح مسلم ح۱۲۱۸، نسخہ دار السلام ح۲۹۵۰) آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں توفیق دیں کہ ہم ان رسومات سے خود بھی رکے رہے اور اپنے گھر والوں اور دیگر لوگوں کو بھی سمجھا سکے۔

آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

اسی مضمون کو رومن انگلش میں اور دیگر علمی مضامین حاصل کرنے کیلئے ہمارے فیس بک پیج کو لائک کریں

www.facebook.com/manhaje.muhaddiseen

ماہ محرم کے فضائل و مسائل اور صوم عاشورہ

ترتیب: حافظ محمد شاھد
(امام مسجد ہاجرہ، حیدر آباد۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام

علی رسولہ الامین اما بعد:

ماہ محرم کی فضیلت :

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت وعدل سے بعض دنوں کو بعض دنوں پر اور بعض مہینوں کو بعض مہینوں پر بعض اوقات کو بعض اوقات پر فضیلت بخشی ہے، انہیں افضل ومحترم مہینوں میں ایک مہینہ محرم اور انہیں مبارک دنوں میں ایک دن عاشورہ کا دن بھی ہے،

ماہ محرم کو کچھ فضیلت حاصل ہوئی ہے :

☆ اسلامی سال کے بارہ (۱۲) مہینوں میں سے سال کی ابتداء اس مہینے سے شروع ہوتی ہے، اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ ☆ اللہ نے بارہ (۱۲) مہینوں میں سے جو چار (۴) احترام والے بنائے ہیں، انہیں چار (۴) مہینوں میں سے ایک مہینہ محرم کا بھی ہے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ}

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے (سورۃ نمبر ۹ سورۃ التوبۃ ۳۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں چار احترام والے مہینوں کی وضاحت کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: {**... السنة اثنا عشر شهرا، منها أربعة حرم، ثلاث متو اليات: ذوالقعدة، ذو الحجة، والمحرم، ورجب ، مضر الذى جمادى وشعبان**}... سال بارہ (۱۲) مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار (۴) حرمت والے مہینے ہیں۔ تین تو لگاتار یعنی ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم اور (چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے {**صحيح البخارى ح ٤٦٦٢، و صحيح مسلم ح ١٦٧٩، نسخه دار السلام ح ٤٣٨٣**}... اللہ تعالیٰ نے ان حرمت والے مہینوں یں بالخصوص قتل، فساد ودیگر معصیت کا ارتکاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ}

تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو {سورۃ نمبر ۹ سورۃ التوبۃ ۳۶}..

☆ اس مہینے میں روزہ رکھنا (رمضان کے مہینے کے علاوہ) دیگر مہینوں کی بنسبت افضل ہے،

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

{**أفضل الصيام ، بعد رمضان، شهر الله المحرم**} رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ {**صحيح مسلم ح ١١٦٣، نسخه دار السلام ح ٢٧٥٥، و سنن أبى داود ح ٢٤٢٩، و سنن الترمذى ح ٧٤٠**}...

☆ اس مہینے کی نسبت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف کی ہے یعنی اللہ کا مہینہ کہہ کر، حالانکہ سارے مہینے اللہ کے ہی ہے، لیکن جب بھی کسی کی افضلیت اور کسی کی خصوصیت اللہ بتانا چاہتا ہے تو اسے خصوصی اپنی طرف نسبت کرتا ہے جیسے بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر، اور ایک جگہ اللہ نے روزوں کے تعلق سے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا، حالانکہ سب نیک اعمال کا اجر اللہ ہی دیتا ہے مگر احترام، فضیلت اور اُس چیز کا مقام ومرتبہ بتانے کیلئے اللہ اپنی طرف نسبت کرتا ہے، اُنہیں چیزوں میں سے محرم کا مہینہ بھی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا مہینہ قرار دیا۔

☆ یہی وہ احترام والا مہینہ ہے جس میں اللہ نے ہم کو عاشورہ کا دن دیا ہے جس کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے {**صحيح مسلم ح ١١٦٢، نسخه دار السلام ح ٢٧٤٦**}...

عاشورہ کے روزہ کی فضیلت :

محرم کی دسویں تاریخ کو یوم عاشورہ کہا جاتا ہے، محرم کے مبارک اور احترام والے مہینہ میں یہ عاشورہ (یعنی (۱۰) محرم کا دن) سونے پے سہاگہ کے مترادف ہے اور اس دن کے روزہ کی بڑی فضیلت آئی ہے جیسا کہ: سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: {**يكفر السنة الماضية**}.. یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے {**صحيح مسلم ح ١١٦٢، نسخه دار السلام ح ٢٧٤٧، و سنن أبى داود ح ٢٤٢٥، و سنن الترمذى ح ٧٥٢**}...

عاشورہ کا روزہ محرم کی نو(۹) تاریخ کو ہے یا دس (۱۰)؟

دراصل عاشورہ تو دس (۱۰) محرم کو ہی کہتے ہیں اور یہ فضیلت پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بھی دس (۱۰) محرم کے لئے ہی ہے لیکن صرف دس (۱۰) محرم کے دن ایک ہی روزہ پر یہود ونصاریٰ کی مشابہت ہوتی ہے اس لئے ہمیں نو (۹) اور دس (۱۰) محرم کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، تا کہ ہمیں عاشورہ کے روزہ کی فضیلت بھی حاصل ہو اور یہود ونصاریٰ کی مخالفت بھی ہو۔

جیسا کہ آگے احادیث آرہے ہے، سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو لوگوں نے ان سے اس روزہ کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا تو ہم اس دن کی عظمت کی وجہ سے روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے {**نحن أولى بموسى منكم فأمر بصومه**} ہم تم سے زیادہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو آپ ﷺ نے اس روزہ کا حکم فرمایا {**صحيح البخارى ح ٤٦٨٠، و صحيح مسلم ح ١١٣٠، نسخه دارالسلام ح ٢٦٥٦**}... سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس دن تو یہودی اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں تاریخ کا (بھی) روزہ رکھیں گے، راوی نے کہا کہ ابھی آئندہ سال نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے {**صحيح مسلم ح ١١٣٤، نسخه دار السلام ح ٢٦٦٦**}

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود ونصاری کی مخالفت کی وجہ سے ہم کو دس (۱۰) محرم کے ساتھ نو (۹) محرم کا روزہ بھی رکھنا چاہیے (یعنی نو (۹) اور دس (۱۰) محرم کے دو روزے)

کچھ لوگ یہ باور کراتے ہیں کہ حدیث میں صرف نو (۹) کے روزے کا ذکر ہے لہذا دس (۱۰) محرم کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے بلکہ صرف نو (۹) کا رہنا چاہیے لیکن یہ بات غلط ہے، اس حدیث کے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے اور انہی کا فتوی اس مسئلہ میں ملاحظہ ہو: عاشورہ کے روزے سے متعلق سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: {**خالفوا اليهود و صوموا التاسع والعاشر**} یہود کی مخالفت کرو اور نو اور دس محرم کو روزہ رکھو **المصنف عبد الرزاق: ج٤ ص٢٨٧ ح٧٨٣٩ ، والسنن الكبرى البيهقى: ج٤ ص٢٨٧ ح٨٤٠٤ و اسناده صحيح**}...